شخصیت

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہید رحمہ اللہ

حیاتِ مستعار پر ایک طائرانہ نظر

حضرت مولانا عرفان الحق اظہار حقانی

جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

دفاع پاکستان وافغانستان کونسل کے سربراہ، جمعیت علماء اسلام (س) کے امیر، دیوبند ثانی دار العلوم حقانیہ کے مہتمم، ملک میں شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ کے لئے پارلیمنٹ میں سب سے طویل عرصہ تک جنگ لڑنے والے سابق سینیٹر، درجنوں کتابوں کے مصنف، عظیم اسکالر، عالم اسلام کے ہر دلعزیز رہنما، ماہنامہ الحق کے بانی ایڈیٹر اور مغرب میں ''فادر آف طالبان'' کے نام سے مشہور، عظیم شخصیت، احقر (عرفان الحق) کے تایا جان حضرت مولانا سمیع الحق صاحب رحمہ اللہ کو 2 نومبر بعد از مغرب 6 بجے راولپنڈی کے بحریہ ٹاؤن میں اپنے مکان میں خنجروں کے ذریعے درجنوں وار کر کے بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔

واقعہ کی اطلاع احقر (عرفان الحق) اور برادر مکرم مولانا حامد الحق کو سوا چھ بجے ان کے سیکرٹری نے موبائیل پر اس وقت دی جب ہم آسیہ ملعونہ کے خلاف جہانگیرہ میں منعقدہ احتجاجی مظاہرے سے واپس ہو رہے تھے۔اس قیامت خیز خبر سے ایسا محسوس ہوا جیسے زمین پاؤں کے نیچے سے بالکل سرک گئی ہو، اطلاع ملتے ہی ہم فوراً روانہ ہوئے، راولپنڈی پہنچے تو سفاری ویلاز کے ہسپتال کے باہر مولانا صاحب کے سینکڑوں عقیدت مند کھڑے تھے، مولانا صاحب نے کسی کا کیا بگاڑا تھا؟ وہ تو ملک وملت کے درمند شخصیت تھے، جس ظالم نے بھی یہ کیا اس کی جگہ یقیناً جہنم ہے۔

نماز جنازہ سے قبل دار العلوم اور گرد وجوار میں ہزاروں علماء وطلبہ اور عوام الناس کا سمندر امڈ آیا۔ جنازہ کے لئے اکوڑہ خٹک کے خوشحال خان خٹک کالج کا وسیع احاطہ مختص کیا گیا تھا، لیکن وہ کم پڑنے کی وجہ سے لاکھوں افراد باہر سڑک اور کھیتوں میں صفیں باندھ کر کھڑے ہوگئے۔ مولانا حامد الحق نے جنازہ پڑھایا اور پھر ہزاروں لوگوں کی آہوں سسکیوں میں انہیں اپنے عظیم والد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحقؒ کے جوار میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مولانا صاحب موصوف کے تفصیلی حالات یوں ہیں:

نام ونسب:......شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق (دامت برکاتہم) بن شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ بن الحاج مولانا محمد معروف گلؒ بن حضرت الحاج میر آفتابؒ بن حضرت مولانا عبدالحمیدؒ۔

تاریخ پیدائش:......۳۰ستمبر ۱۹۳۶ء کو اکوڑہ خٹک میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم:......ابتدائی تعلیم گھر میں اپنے والد صاحب سے حاصل کی اور پھر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے قائم کردہ انجمن تعلیم القرآن اسلامیہ پرائمری سکول میں پرائمری کی تعلیم مکمل کی۔

بچپن سے ہی شوق اور مطمح نظر قلم وقرطاس:......بچپن ہی سے مولانا سمیع الحق کو عام بچوں کی طرح کھلونے، نئے کپڑے اور جوتے وغیرہ کا شوق نہیں تھا، اگر شوق تھا تو قلم وقرطاس سے جوان کے خمیر میں رچ بس گیا تھا، ذیل کے یہ دو خط جو چھ سات برس کی عمر میں انہوں نے اپنے والد ماجد کے نام لکھے ہیں اس کے بین ثبوت ہے:

بخدمت جناب قبلہ وکعبہ والد صاحب دام ظللکم

السلام علیکم! سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ گھر میں خیریت ہے اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں، صورت حال یہ ہے کہ بندہ سالانہ امتحان میں پاس ہوگیا اور بندہ نے قرآن مجید ختم کیا اور بندہ کی دادی صاحبہ تم کو بہت دعا کرتی ہیں، اور مبارک باد دیتی ہے، تم سے ہمارا ماموں عبدالجمیل بھی اچھا کہ بندہ نے اس کو ایک خط ارسال کیا تھا تو اس ماموں نے بندہ کو ایک ہولڈر (قلم) ارسال کیا اور والد نے ایک خط بھی ارسال نہ کیا اور محمود الحق مدرسے کو ہر روز جاتا ہے اور سوتک گنتی یاد ہے اور اتوار کے دن بندے کی اماں جہانگیرہ سے آئی ہے باقی دونوں لالا اور ماموں صاحب اور سب اہل مجلس کو درجہ بدرجہ السلام علیکم، ایک خط ارسال کرو، تم گئے ہو تو تم نے ان کو ایک خط بھی ارسال نہیں کیا محمود الحق کی طرف سے سلام قبول ہو۔

والسلام، سمیع الحق ۲۷ مارچ ۱۹۴۴ء

بخدمت جناب قبلہ وکعبہ جناب والد صاحب دام ظللکم

السلام علیکم! کے بعد عرض یہ کہ یہاں پر خیر خیریت ہے اور آپ کی خیر خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں۔ صورت احوال یہ ہے کہ آپ کی والدہ صاحبہ آپ کو ہر وقت بہت دعا کرتی ہے اور آپ اپنی بیماری کا سب حال احوال کا خبر دو۔ محمود الحق وانوار الحق واظہار الحق بالکل تندرست ہیں اور ہمارا امتحان نزدیک ہوگیا ہے، یہ خط اسی وجہ سے بندھ (لیٹ ہوا) تھا کہ ہم بابا صاحب کے انتظار میں تھے اور بابا صاحب کہتا تھا، آج کل خط لکھتا ہوں، مگر بندہ اس سے آگے ہوگیا فقط۔

ماموں صاحب، صاحب زادہ صاحب، لطف الرحمٰن لالہ، عبدالحمید ماموصاحب سب کو درجہ بدرجہ تسلیم قبول باد۔

باباصاحب اس خط سے خبر نہیں بندہ سمیع الحق نے لکھا ہے، اس خط کے دیکھنے سے ہم کو اپنی حالت کا خبر دو ،فقط۔ ۵جنوری ۱۹۴۶ء

اعلیٰ تعلیم:......ابتدائی درجات سے لے کر دورہ حدیث تک کے کتب آپ نے اپنے والد کے قائم فرمودہ گلشن نبوی جامعہ حقانیہ میں پڑھیں۔

فراغت: دارالعلوم حقانیہ ہی سے ۱۹۵۹ء میں دورہ حدیث پڑھ کراعلیٰ علوم کی سندفراغت حاصل کی۔

دورہ تفسیر: ......۱۳۷۸ھ میں الامام الکبیر شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ بانی ادارہ خدام الدین لاہور سے دورہ تفسیر پڑھی اوراعلیٰ نمبرات میں سند حاصل کی۔

اعزازی سندات: ......دارالعلوم دیو بند، مدینہ طیبہ اور مکہ معظّمہ میں آپ کومشائخ وقت کی طرف سے اعزازی سندات عطا ہوئیں جن میں شیخ الحدیث مولانا فخر الدینؒ دارالعلوم دیو بند، شیخ حرم الشیخ علوی مالکیؒ مکہ مکرمہ، الشیخ بدر عالم میرٹھی مہاجر مدینہ منورہ اور شیخ الحدیث مولانا نصیرالدین غورغشتیؒ، مولانا قاری محمد طیب دیو بند، مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری وغیرہ۔

دارالعلوم میں تقرری: ......بحیثیت مدرس دارالعلوم حقانیہ میں تقرر ۲۵ ربیع الاوّل ۱۳۷۹ھ کو ہوا۔ 1960ء سے لے کراب تک جامعہ حقانیہ میں درس نظامی کے ابتدائی درجات سے دورہ حدیث تک اکثر کتب کی تدریس کی۔ ابتدائی مشاھرہ ۵۰ روپیہ تھا۔ ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ کو آخری مشاہرہ ۲۶۹۰ تھا۔ اسکے بعد سے تمام خدمات حسبۃً للہ کررہے ہیں۔

بیعت وارشاد: ...... جمعہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۸ء الموافق ۲۲ شعبان ۱۳۷۷ھ مدینہ منورہ کے مشہور شیخ عالم اورمہاجر رہنماو مرشد حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مہاجر مدنیؒ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تو حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ان سے بیعت کی۔ حضرت عباسیؒ نے آپ کو’’ اللھم نور بالعلم قلبی واستعمل بطاعتك بدنی وبارك وسلم علیہ اور یااللہ ' یا سلام' یا قوی‘‘ کا بعد اہل البدر (۳۱۳ مرتبہ) وردکرنے کا فرمایا تھا۔ اس سے قبل لاہور میں شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ حضرت مولانا عبدالمالک صدیقی نقشبندی اجلہ تصوف سے بھی بیعت اوراستفادہ کی سعادت ملی۔

ماہنامہ الحق:......آپ نے ۱۹۶۵ء میں دارالعلوم سے ماہنامہ ’’الحق‘‘ کے نام سے ایک علمی رسالہ جاری کیا اسے

ملک و بیرون ملک جو قبولیت اور پذیرائی حاصل ہوئی وہ بے حد قابل رشک ہے۔ برصغیر کے اہل علم وقلم، ارباب فکر و دانش، علماء وصلحا اور معاصر مجلّات و رسائل نے ''الحق'' کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ الحق نے اپنی ۵۳ سالہ زندگی میں علم وفن، ادب وتہذیب، اسلام کی اشاعت اور فرق باطلہ کے تعاقب وغیرہ ہر محاذ میں موثر کردار ادا کیا ہے۔

موتمر المصنفین:......آپ دارالعلوم میں اسلامی تحقیق و ریسرچ کے اہم شعبہ مؤتمر المصنفین کے بانی اور صدر ہیں۔ موتمر المصنفین سے اب تک بیسیوں موضوعات پر سینکڑوں کتب شائع ہوچکی ہیں۔

ماڈرن ازم کا تعاقب:

لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ آوازہ تجدید
مشرق میں ہے تقلید فرنگی کا بہانہ

ایوب خان کے دور میں تجدد اور ماڈرن ازم کے داعی ڈاکٹر فضل الرحمان کے فتنے کا بھرپور تعاقب کیا۔

تحریک ختم نبوت:

مت سوچ ''بخاری'' نہیں ارباب وطن میں — یہ دیکھ فضا شعلہ فشاں ہے کہ نہیں ہے
جو آگ سلگتی رہی اس شیر کے دل میں — اس آگ سے ہر روح تپاں ہے کہ نہیں ہے

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا۔ قادیانیوں کے خلاف قومی اسمبلی میں ''ملت اسلامیہ کا موقف'' کے نام سے جو مسلمانوں کی ترجمانی کی گئی اسکا کا ایک حصہ آپ نے لکھا۔ جسے حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے اسمبلی میں پڑھ کر سنایا تھا۔

تحریک نظام مصطفیٰ اور قید وبند:...... ۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفیٰ شروع ہوئی تو آپ نے صوبہ سرحد میں بنیادی اور قائدانہ کردار ادا کیا، تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران مارچ ۱۹۷۷ء سے مئی ۱۹۷۷ء تک ہری پور جیل میں قید وبند کی صعوبت اٹھائی۔

انہی پتھروں پہ چل کر آسکو تو چلے آؤ
میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے

آپ کے علمی و دینی مقام کے بنا پر ہزاروں قیدیوں میں جن میں ہر طبقہ خیال سے وابستہ افراد شامل تھے خطبہ جمعہ اور درس قرآن وحدیث کی ذمہ داری آپ کو سونپی اور سب نے آپ پر اتفاق کیا۔

صد سالہ جشن دیو بند:......۱۹۸۰ء میں دارالعلوم دیو بند کے جشن صد سالہ میں شرکت کی اور تعلیمی سیمینار میں مقالہ بھی پڑھا۔

ممبر وفاق المدارس: ......پاکستان کی دینی مدارس کی سب سے بڑی تنظیم وفاق المدارس العربیہ کے رکن خاص ہیں اوراسکے سارے بنیادی کاموں میں حصہ لے رہے ہیں۔

ممبر فیڈرل کونسل:......۱۹۸۳ء سے لیکر ۱۹۸۵ء تک ملک کے سب سے بڑے قومی ادارے فیڈرل کونسل کے ممبر رہے ہیں۔

سینٹ آف پاکستان:......ملک کے سب سے بڑے آئینی ادارے سینٹ آف پاکستان کے ۱۹۸۵ء سے ۲۰۰۸ء تک ممبر رہے۔

جمعیت علمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل:......نومبر ۱۹۸۵ء سے اکابرین جمعیت علمائے اسلام (حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی وغیرھم) نے جمعیت کی قیادت کی ذمہ داری آپکے سپرد کی۔آپ تادم آخر جمعیت علمائے اسلام کے امیر رہے۔ملک میں خالص اسلامی سیاست کے حوالے سے آپکو عظمت وسبقت حاصل ہے۔

شریعت بل: ......آپ نے سینٹ آف پاکستان میں پانچ چھ سال کی طویل ترین صبر آزما جدوجہد کے بعد شریعت بل کو منظور کرایا۔اور اسلامائزیشن کے سلسلہ میں پورے ایوان کو میدان کارزار بنائے رکھا جسکی تفصیلات سے اسمبلی کی مطبوعہ رپورٹیں بھری ہوئی ہیں۔یہ آپکا ایسا روشن کارنامہ ہے جسے برصغیر کی تاریخ میں روشن باب کی حیثیت حاصل رہے گی۔

متحدہ شریعت محاذ: ......متحدہ شریعت محاذ جسکے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ صدر تھے۔آپ ہی کی تحریک ومساعی کا ثمرہ تھا،اس محاذ میں تمام مکاتب فکر کو ملا کر آپ نے شریعت بل کو پاس کرانے میں ملک گیر جدوجہد کی۔

متحدہ علماء کونسل: ......عورت کی حکمرانی کے خلاف متحدہ علماء کونسل کی تشکیل بھی آپ ہی کی مرہون منت ہے۔جسکے آپ سیکرٹری جنرل تھے۔پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علماء اور مذہبی تنظیموں کے سربراہان اس میں شریک ہوئے۔

اسلامی جمہوری اتحاد:......نو جماعتوں کے اتحاد اسلامی جمہوری اتحاد کے سینئر نائب صدر رہے۔

متحدہ دینی محاذ: ......دینی جماعتوں کے انتخابی اتحاد متحدہ دینی محاذ کے داعی اور کنونیر رہے۔

ملی یکجہتی کونسل: ......دینی طبقوں سے فرقہ واریت اور دہشت گردی کا شرمناک الزام مٹانے،امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے خلاف اور ملت کی فلاح و بہبود کے لئے تمام دینی جماعتوں کا ایک متفقہ پلیٹ فارم ملی یکجہتی کونسل کے نام سے تشکیل دیا۔جس میں تمام مکاتب فکر اکھٹے بیٹھ گئے اس کے سیکرٹری جنرل بھی آپ کو منتخب کیا گیا۔

جہاد افغانستان:...... جہاد افغانستان میں اپنے عظیم والد کی طرح آپ نے بھی بھرپور حصہ لیا۔افغان مجاہدین کے اتحاد،عبوری حکومت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔تحریک طالبان میں مرکزی کردار کے حامل رہے۔

دفاع افغانستان کونسل:......افغانستان پر پہلے امریکی حملوں اور پھر اس کے بعد امریکہ اور اقوام متحدہ کی طرف سے افغانستان پر پابندیاں لگانے پر قائد جمعیت نے افغانستان میں طالبان تحریک کیلئے حمایت و تائید حاصل کرنے کے لئے ملک بھر کے دینی مذہبی و جہادی تنظیموں کا سربراہ اجلاس دارالعلوم حقانیہ میں ۱۰ جنوری ۲۰۰۱ء کو منعقد کیا۔ اس اجلاس میں تمام مذہبی و جہادی تنظیموں نے طالبان کی تائید و حمایت کا اعلان کیا۔ اس سلسلہ میں ایک کونسل ''دفاع افغانستان کونسل'' کے نام سے تشکیل دی گئی۔ جس کا چیئرمین آپ کو بنایا گیا۔

دفاع پاکستان وافغانستان کونسل:......ملک بھر کے تمام دینی سیاسی جماعتوں کے اجلاس میں قومی سلامتی کے اہم ترین تقاضے کے پیش نظر فیصلہ کرتے ہوئے دفاع افغانستان کونسل کو دفاع پاکستان وافغانستان کونسل نام دینے کا فیصلہ کیا گیا اور قومی خودمختاری کے تحفظ اور ملکی سالمیت کے دفاع کیلئے یک نکاتی ایجنڈے پر متحد ہو کر وطن عزیز کے خلاف سازشوں کا مقابلہ کرنے کا وعدہ کیا گیا۔ اس کونسل کا سربراہ متفقہ طور پر حضرت مولانا سمیع الحق کو قرار دیا گیا۔

متحدہ مجلس عمل:...... بعد میں اسی پلیٹ فارم کو انتخابی اتحاد کیلئے ۲۰۰۲ء کے الیکشن میں متحدہ مجلس عمل کا نام دیا گیا، جسے صوبہ سرحد کے عوام نے زبردست پذیرائی سے نوازا۔ آگے چل کر یہ اتحاد اپنے مقاصد سے انحراف کی وجہ سے عوامی تائید وقبولیت کھو بیٹھا۔

اہتمام کی ذمہ داری:......حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی رحلت کے بعد دارالعلوم کی عظیم ذمہ داری آپ کے کندھوں پر آپڑی۔ تقریباً ۳۰ برس دارالعلوم حقانیہ کے انتظامی امور آپ نے چلائے، جبکہ اس عرصہ میں دارالعلوم اپنی وسعت کار کے لحاظ سے دنیا کا عظیم تعلیمی ادارہ بن چکا ہے۔

آپ کے دور اہتمام میں ہونے والی ترقی:......الحمدللہ آپ کے دور اہتمام میں دارالعلوم نے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کی ہے۔ علمی میدان میں دارالعلوم حقانیہ دوسرے مدارس کی صف میں آفتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان اور بیرون ملک سے طالبان علوم دینیہ ایشیاء کی اس عظیم یونیورسٹی کا رخ کر رہے ہیں۔ اس وقت دورہ حدیث شریف میں طلباء کی تعداد ڈیڑھ ہزار ہیں۔ اتنی زیادہ تعداد پورے پاکستان میں کسی بھی مدرسے کے دورہ حدیث میں نہیں ہے۔ اسکے علاوہ تعمیراتی میدان میں بھی دارالعلوم روبترقی ہے۔ چند جدید تعمیراتی سلسلوں کے نام ذکر کیے جاتے ہیں۔ جنکا آغاز اور تکمیل آپکے دور اہتمام میں آپ ہی کے مساعی سے ہوا۔

ایوان شریعت ہال:......جدید سہولیات سے مزین عظیم دارالحدیث ہے۔

احاطہ مدنیہ: ......چارمنزلہ ۱۲۰ کمروں پر مشتمل سب سے بڑا رہائشی ہاسٹل ہے۔

احاطہ ماوراء النہر:...... یہ ہاسٹل ابتداء میں نو آزاد وسطی ایشیائی ریاستوں اور غیر ملکی طلباء کیلئے بنایا گیا تھا اور اب ان کے چلے جانے کے بعد آج کل مدرسہ ہاجرہ للبنات کی صورت اختیار کر کے اکوڑہ خٹک کی بچیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کا مرکز بن گیا ہے۔

احاطہ یوسفیہ: ...... بڑے بڑے کشادہ ہالوں پر محیط ہاسٹل ہے۔

رہائشی فلیٹس: ......جدید طرز تعمیر کے رہائشی مکانات ہیں۔ یہ دو بلاک ہیں ایک بلاک چار مکانات اور دوسرا ۱۲/مکانات پر مشتمل ہے۔

دارالعلوم حقانیہ کی عظیم جامع مسجد مولانا عبدالحقؒ: ......مسجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ یہ میرے خیال کے مطابق دارالعلوم کی تاریخ کا سب سے بڑا منصوبہ ہے، پرانی مسجد شہید کر کے اس کی جگہ ایک لاکھ کورڈ فٹ ایریا پر مشتمل وسیع وعریض جامع مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے، بقول حضرت یہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا خواب ہے کہ حقانیہ کے شایان شان بڑی مسجد بن جائے، اس پر بحمد اللہ ابتک ۱۴ کروڑ رقم خرچ ہو چکی ہے۔

دارالتدریس وایکڈمک بلاک:...... یہ منصوبہ بھی دارالعلوم کے تعمیراتی منصوبوں میں بڑا منصوبہ ہے، جو اس وقت تکمیلی مراحل میں داخل ہو چکا ہے۔ اس بلاک میں فنون کے جملہ درسگاہیں ودفاتر کے لئے وسیع وعریض ہال چار منزلوں میں تعمیر کئے گئے ہیں۔

تصنیف وتالیف:...... اس قدر تدریسی، دارالعلوم کے انتظامی امور کی مصروفیات اور سیاسی ذمہ داریوں کے باوجود آپ نے تصنیف وتالیف کا مشغلہ بھی جاری رکھا ہے۔ آپ کی چند تصنیفات یہ ہیں:

(۱) قادیانیت اور ملت اسلامیہ کا موقف (۲) کاروان آخرت (۳) قرآن حکیم اور تعمیر اخلاق (۴) شریعت بل کا معرکہ (۵) حقائق السنن شرح جامع السنن الامام الترمذی (۶) اسلام اور عصر حاضر (۷) دعوات حق (چار جلدوں میں) جو مولانا عبدالحق کے خطبات کا مجموعہ ہے جسے آپ نے خود ضبط اور مرتب کیا۔ (۸) زین المحافل شرح شمائل ترمذی (۱۰) اسلام کا نظام اکل و شرب شرح ترمذی (۹) خطبات حق (۱۱) مکتوبات مشاہیر سات جلدوں میں۔ (۱۲) خطبات مشاہیر جامعہ حقانیہ میں اکابر امت کے خطبات وتقاریر کا مجموعہ ۱۰/جلدوں میں۔

اسفار حج: زیارت حرمین شریفین کا شغف حضرت کو حد درجہ ہے۔ چنانچہ حج وعمرہ کے سفر سعادت کے سلسلہ میں بیسیوں مرتبہ زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہو چکے ہیں۔

ع اللہ کرے ذوق نظر اور زیادہ ہو۔

۱۹۶۴ء میں پہلی مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے اور اس سفر میں تقریباً چھ ماہ حرمین شریفین میں رہے۔اور عالمی علماء اور مشائخ سے استفادہ کیا۔

عالمی اسلامی کانفرنسوں میں شرکت: ...... مختلف موقعوں پر عرب وعجم کے دیسوں میں عالمی اسلامی کانفرنسوں میں شرکت کرتے رہے

دیگر اسفار: ......آپ کے دیگر اسفار میں وسطی ایشیائی ریاستوں مصر،مالٹا' لیبیا، عرب امارت، کویت، کوالالمپور، بھارت، چین، امریکہ، برطانیہ اور دوسرے مغربی ممالک کے اسفار قابل ذکر ہیں۔سینٹ کے خارجہ کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے بھی آپ نے یورپ، چین، سنٹرل ایشیاء ویت نام وغیرہ کے دورے کئے اور وہاں انتہائی اعلیٰ سطحی اداروں، پارلیمنٹیرین، سربراہوں سے افغانستان کا زکی زوردار ترجمانی کی اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کا شدومد سے توڑ کیا۔

مشاہیر اساتذہ: ......حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ' حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ مولانا عبدالغفور سواتی ، مولانا عبدالحلیم زروبوی، مولانا مفتی یوسف بونیری ۔۱۳۸۳ھ میں آپ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے اس دوران دوتین ماہ مدینہ منورہ کے قیام کا موقع ملا، جامعہ اسلامیہ مدینہ کچھ عرصہ قبل ہی قائم ہوا تھا۔

، جامعہ کے اساتذہ کی اجازت سے مولانا حسن جان شہید، مولانا عبداللہ کا کاخیل وغیرہ (جو جامعہ میں زیر تعلیم تھے) کی خواہش پر اعزازی طور شیخ عبداللہ بن بازؒ شیخ محمد امین شنقیطیؒ شیخ ناصر الدین البانیؒ، شیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد، شیخ عطیہ سالم جیسے نابغۂ روزگار اساتذہ کی کلاسوں میں شرکت کرتے رہے۔

مشاہیر تلامذہ: ...... حضرت شہید رحمہ اللہ کے تلامذہ کی فہرست خاصی طویل ہے، بے شمار قابل فخر بلند پایہ علماء کو آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ مدت تدریس ۴۵ سال کے دوران تقریباً ۱۵ ہزار علماء نے آپ سے مختلف علوم و فنون کی کتابیں پڑھیں۔اس عرصہ میں دارالعلوم کے ہزاروں فضلاء میں سینکڑوں افراد نے مشاہیر علم وفضل، اصحاب تصنیف ودعوت اور ارباب سیاست و جہاد، علماء اور شہداء بن کر آسمان علم وعمل پر چمکے، یہ سب مولانا سمیع الحق کے بھی شاگرد ہیں۔ جو کہ ملک و بیرون ملک اسلام کی جلیل القدر خدمات میں سرگرم عمل ہیں یہاں نمونے کے طور پر معدودے چند مشاہیر تلامذہ کے نام پیش ہیں۔

حضرت مولانا مفتی غلام الرحمان (مہتمم جامعہ عثمانیہ پشاور)۔حضرت مولانا اصلاح الدین حقانی (شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت)۔ (باقی صفحہ نمبر ۸ پر)